27848
/۲۲

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام مندرجہ ذیل مسائل کے بارے میں کہ:

1---اقامت جب نماز کے لئے پڑھی جاتی ہے تو کچھ لوگ ہاتھ باندھ لیتے ہیں، پھر جب شہادت کے الفاظ پڑھے جاتے ہیں تو انگلی کھڑی کر لیتے ہیں پھر جب حی علی الصلوۃ پڑا جاتا ہے تو دائیں بائیں دیکھ کر پڑھتے ہیں، کیا درست ہے؟

2---وضو کے بعد کلمہ شہادت آسمان کی طرف انگلی اٹھا کر پڑھنا چاہئے یا پھر ویسے ہی پڑھنا چاہئے؟

3---کتنی دیر تک انسان اپنے آپ کو نماز کے لئے معزور سمجھے بار بار ہوا خارج ہونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۸۹/۲۲۶۰

درخواست کنندہ محمد منیر
پتہ: قائد اعظم ڈویژنل پبلک سکول و کالج جی ٹی روڈ گوجرانوالہ
فون نمبر:0553843082
03009649599

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداًومصلیًا

(۱)۔۔۔مذکورہ صورت میں اقامت کے دوران کچھ لوگوں کا ہاتھ باندھ لینا، یاشہادت کے الفاظ پڑے جاتے وقت انگلی کھڑی کر لینا درست نہیں، بلکہ ایسے لوگوں کو نرمی اور حکمت سے سمجھانا چاہئے تاکہ اس عمل سے بازآئیں، اور "حی علی الصلوۃ" کے الفاظ پڑھے جاتے وقت کچھ لوگوں کا دائیں بائیں دیکھ کر پڑھنے سے مراد اگر جواب میں "لاحول ولا قوۃ الا باللہ" کا پڑھنا ہے ،تو یہ شرعاً مستحب اور مندوب ہے، لیکن گردن کو دائیں اور بائیں موڑنا جواب دینے والے کے لئے درست نہیں، البتہ یہ عمل اقامت کہنے والے کے لئے مستحب ہے۔

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (١/ ٤٨٧)

(ووضـع) الرجل (يمينه على يسـاره تحت سـرته آخذا رسـغها بخنصـره وإبهامه) هو المختار، وتضـع المرأة والخنثى الكف على الكف تحت ثديها (كما فرغ من التكبير) بلا إرسال في الأصح (وهو سنة قيام)--- (له قرار فيه ذكر مسنون

السنن الكبرى للبيهقي (١/ ٦٠١)

عن أبي سعيد الخدري قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: " إذا سمعتم النداء فقولوا مثل ما يقول المؤذن " رواه البخاري، عن عبد الله بن يوسف ورواه مسلم، عن يحيى بن يحيى كلاهما عن مالك

الدر المختار (١/ ٤٠٠)

(ويجيب الإقامة) ندبا إجماعا (كالأذان) ويقول عند: قد قامت الصـلاة: أقامها الله وأدامها

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (١/ ٣٩٦)

(ويجيب) ---(بأن يقول) بلسانه (كمقالته) إن سمع المسنون منه، وهو ما كان عربيا لا لحن فيه، ولو تكرر أجاب الأول (إلا في الحيعلتين) فيحوقل (قوله: كمقالته) أي مثلها في القول لا في الصفة من رفع صوت ونحوه.

(۲)۔۔۔وضو کے بعد کلمہ شہادت پڑھتے وقت آسمان کی طرف نظر اُٹھانے کو فقہاء کرامؒ نے وضو کے مستحبات میں شمار کیا ہے ،مگر اس کے ساتھ شہادت والی انگلی اُٹھانا نہ سنت ہے نہ مستحب بلکہ اس سے بچنا چاہئے ۔ماخذہ التبویب:(۲۸/۴۸۲)

السنن الكبرى للنسائي (۹/ ۳۸)

خبرنا سويد بن نصر بن سويد قال: أخبرنا عبد الله عن حيوة بن شريح قال: أخبرني زهرة بن معبد: أن ابن عمه، أخي أبيه لحا أخبره، أن عقبة بن عامر الجهني حدثه قال: قال لي عمر بن الخطاب: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: " من توضأ فأحسن الوضوء، ثم رفع بصره إلى السماء فقال: أشهد أن لا إله إلا الله، وحده لا شريك له، وأشهد أن محمدا عبده ورسوله، فتحت له ثمانية أبواب من الجنة يدخل من أيها شاء "

وكذافی مصنف ابن أبي شيبة (۱/ ۱۳)و عمل اليوم والليلة لابن السني (ص: ۳۲)

نهاية المحتاج (۱/ ۱۹۶)

ولا يقيم السبابة خلافا لما يفعله ضعفة الطلبة من مجاوري الجامع الأزهر

(۳)۔۔۔ اگر ہوا بلا اختیار اس کثرت سے خارج ہوتی ہو کہ آپ کو کسی نماز کے پورے وقت میں اتنی فرصت بھی نہ ملے کہ وضوء کرکے طہارت کے ساتھ صرف فرض نماز ہی ادا کرسکیں، تو آپ شرعاً معذور ہونگے، معذور کا حکم یہ ہے کہ ہر نماز کے وقت وضو کرلیا کریں، جب تک وہ وقت باقی رہے گا وضو برقرار سمجھا جائیگا، اور جب وہ وقت نکل جائے تو یہ تصور کیا جائیگا کہ وضوء ٹوٹ گیا، اب دوسری نماز کے وقت کے لیے دوسرا وضو کریں، اسی طرح ہر نماز کے وقت کے لیے نیا وضوء کرلیا کریں، اور اس وضوء سے فرض، واجب، نفل جو نماز چاہے پڑھ لیا کریں۔ البتہ اگر ہوا کے علاوہ دوسری کوئی ایسی بات پائی گئی جس سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے تو دوبارہ وضوء کرنا ہوگا، اور ایک مرتبہ عذر ثابت ہونے کے بعد آئندہ اس کے باقی رہنے کے لیے پورے وقت میں اس کا ایک مرتبہ پایا جانا کافی ہے بشرطیکہ بلا اختیار ہو، یہاں تک کہ پورا ایک وقت عذر سے بالکل خالی نکل جائے۔

لہذا صورتِ مسئولہ میں اگر آپ معذور کے حکم میں ہیں تو مندرجہ بالا حکم پر عمل کرتے ہوئے اپنی نمازیں پڑھ لیا کریں، لیکن اگر آپ کی بیماری شرعی معذور ہونے کی حد تک نہیں پہنچتی تو پھر آپ کے لیے وضو کرکے نماز پڑھنا ہی لازم ہے۔

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (۱/ ۳۰۵)

(وصاحب عذر من به سلس) بول لا يمكنه إمساكه (أو استطلاق بطن أو انفلات ريح أو استحاضة) أو بعينه رمد أو عمش أو غرب، وكذا كل ما يخرج بوجع ولو من أذن وثدي وسرة (إن استوعب عذره تمام وقت صلاة مفروضة)بأن لا يجد في جميع وقتها زمنا يتوضأ ويصلي فيه خاليا عن الحدث (ولو حكما) لأن

الانقطاع اليسير ملحق بالعدم (وهذا شرط) العذر (في حق الابتداء، وفي) حق (البقاء كفى وجوده في جزء من الوقت) ولو مرة (وفي) حق الزوال يشترط (استيعاب الانقطاع) تمام الوقت (حقيقة) لأنه الانقطاع الكامل.-----------------------------

والله سبحانه وتعالى اعلم

زاہد اللہ

زاہد اللہ غفرلہ ولوالدیہ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۲۰/ رجب المرجب/۱۴۴۱ھ

۱۶/ مارچ/2020ء

الجواب صحیح

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۲۱/رجب المرجب/۱۴۴۱ھ

۱۷/ مارچ/2020ء

الجواب صحیح

محمد یعقوب عفا اللہ عنہ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۲۰/رجب المرجب/۱۴۴۱ھ

۱۶/ مارچ/2020ء

الجواب صحیح

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۲۱/رجب المرجب/۱۴۴۱ھ

۱۷/ مارچ/2020ء